

ترجمہ ”منظوم سورۃ الفاتحہ“

جناب ڈاکٹر سید علی اطہر مرغوب چاند پوری

جس کے رحمان و رحیم اوصاف ہیں
کل عوالم کا جو خود روزی رساں
پوچھ گچھ کے دن کا مالک (بیگماں)
اور تجھی سے طالبِ امداد ہیں
راہ جو نیکوں کی ہے بے کیف و کم
نعمتوں سے ہیں جو تیری فیضیاب
ان سے تو مالک بریت ہی بھلی

ابتدا کرتا ہوں نام رب سے میں
حمد اس اللہ کے ہے شایانِ شان
رحم پرور رحم گستر مہرباں
کرتے ہیں تیری عبادت (شاد ہیں)
ہم رہیں اس راہ پر ثابت قدم
ہے انھیں کی راہ، راہ پر صواب
جو ترے مغضوب ہیں اور دوزخی

(البقرہ آیت ۲۵۵ تا ۲۵۷)

ترجمہ ”منظوم آیہ الکرسی“

جو بڑا رحمان ہے بے حد رحیم
ما سوا اس کے کوئی اللہ نہیں
سب پہ حاوی ہے جو وہ قیوم ہے
(مکشف ہو ہر گھڑی جب اس پہ حال)
ہیں اسی معبود کے زیرِ نگین
ہاں کسی کو گر اجازت خود وہ دے
جانتا ہے وہ سبھی اعمال کو
جس قدر چاہے وہ اتنا ہی مگر
جملہ افلاک وزمیں ہیں درمیاں
بے تکلف اس کا ہے حفظ و اماں
افضل واعظم عظیم الشان ہے
جب ہدایت گم رہی سے ہے جدا

ورد کر نامِ خدا طبعِ سلیم
بندگی کے ہے جو قابلِ بالیقین
دامی زندہ ہے یہ معلوم ہے
اوگھنا کیا نیند کیسی کیا مجال
جملہ موجوداتِ افلاک وزمیں
کب کوئی اس تک سفارش کر سکے
رو برو بندوں کے یا گذرے ہیں جو
نیز اس کا علم کیا سمجھے بشر
اس کی کرسی کی یہ وسعت بیگماں
بار اُن سب کا اٹھائے بیکراں
وہ ہی تو اعلیٰ علی الاعلان ہے
دین میں اب ذکر ہی کیا جبر کا

وہ جو مصنوعی خداؤں سے پھرا
اس نے وہ مضبوط رسی لی پکڑ
وہ خدا سنتا ہے سب کی بات کو
مومنوں کا دوست ہے اللہ انھیں
اور جنھوں نے کی اطاعت کفر کی
نور سے ان پیروں کو کھینچ کر
ہاں یہی تو ہیں مصاحب نار کے

اوراک اللہ کا قائل ہوا
ٹوٹ ہی سکتی نہیں جس کی جکڑ
جانتا ہے ساری معلومات کو
لاتا ہے تاریکیوں سے نور میں
ان سمجھوں کے تو شیاطین ہیں ولی
ظلمتوں میں ڈالتے ہیں سر بسر
آتش دوزخ ہے جن کے واسطے

ترجمہ منظوم آیہ شہادت (آل عمران آیت ۱۸ تا ۱۹)

خود گواہی اپنی دیتا ہے خدا
قابل سجدہ نہیں کوئی دگر
کب کوئی اللہ ہے الا وہی
ہے پسندیدہ جو نزدیک خدا
اور پہلی امتوں والے بشر
یہ جو ہیں باغی دلائل دیکھ کر
بے شک ان کے کفر اور انکار پر

علم والے اور ملائک ما سوا
جز خدائے پاسبان داد گر
عزت و حکمت ہے جس کی دائمی
وہ یقیناً دین ہے اسلام کا
کرتے ہیں انکار اس کا جان کر
اس کا باعث ان کا ہے آپس کا شر
لینے والا ہے بعجلت وہ خبر

ترجمہ منظوم آیہ ملک (آل عمران آیت ۲۶ تا ۲۷)

کہہ خدا سے یہ کہ مالک ملک کے
جس کو چاہے سلطنت اس کو ملے
عزت و ذلت تری منشا کے زیر
خوبیاں بٹی ہیں تیرے ہاتھ سے
داخلِ شب دن میں تو دن کا رات میں
حکم سے تیرے پڑے میت میں جاں
کر رکھے ہیں تو نے وا روزی کے باب

مملکت ہے صرف تیرے ہی لئے
جس کی چاہے بادشاہی چھین لے
جس طرح چاہے کرے خود ہیر پھیر
بیگماں ہر شے پہ قدرت ہے تجھے
تاکہ وہ گھٹتے رہیں بڑھتے رہیں
زندہ سے چاہے تو میت ہو عیاں
جتنا چاہے جس کو بخشے بے حساب